بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کتاب میں

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات قرآن حکیم کی روشنی میں دیئے گئے ہیں:

(1) کیا حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے؟

(2) کیا وہ ادھیڑ عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور قیامت کبریٰ برپا ہونے سے کچھ عرصہ قبل دوبارہ واپس تشریف لائیں گے اور زمین پر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم کریں گے؟

(3) کیا تثلیث پرستوں کو حضرت عیسیٰؑ کے متبعین قرار دیا جا سکتا ہے؟

(4) کیا قرآن مجید میں مذکورہ ''جن'' انسانوں اور فرشتوں کے مابین ایک خیالی، پوشیدہ، اور نظر نہ آنے والی مخلوق کے معنی میں لئے جا سکتے ہیں؟

(5) حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں ''طیر'' کا لفظ کن معنی میں استعمال کیا گیا ہے؟

(6) کیا قرآن حکیم میں ''النمل'' چیونٹیوں کے معنی میں ہے یا یہ لفظ ایک قبیلہ کا نام ہے؟

(7) کیا سورہ تکویر کی ابتدائی آیات قیامت کبریٰ کے واقعات پر مشتمل ہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

ما رأيكم في هذا الكتاب؟ نحن في إنتظاره

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

ڈاکٹر اسرار احمد اور جاوید احمد غامدی کی قرآن فہمی

تنقیدی جائزہ

عصمت ابو سلیم

سرسید میموریل لائبریری، باغبانپورہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

ڈاکٹر اسرار احمد اور جاوید احمد غامدی کی قرآن فہمی

تنقیدی جائزہ

عصمت ابو سلیم

سرسید میموریل لائبریری، باغبانپورہ، لاہور

جملہ حقوق محفوظ

نام: ڈاکٹر اسرار احمد اور جاوید احمد غامدی
کی قرآن فہمی

مصنف: عصمت ابو سلیم

تعداد: پانچ صد
طبع: اول مارچ 2005
ناشر: سرسیدؒ میموریل لائبریری، باغبانپورہ، لاہور
مطبع: حمایت اسلام پریس ریلوے روڈ طبع ہوا۔
قیمت: 30روپے مکتبہ اخوت، نزد حسن مارکیٹ (مچھلی منڈی)
اردو بازار لاہور۔فون 7235951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے زیر نظر قرآنی دروس اور محترم جاوید احمد غامدی کے خطاب کے مطالعہ سے منکشف ہوتا ہے کہ وہ قرآن مجید کی بعض آیات کے مقامی ترجمہ سے بالا استیعاب استقصاء کے بغیر، اپنے مطلب کا مفہوم اخذ کرنے کے عادی ہیں اور کسی موضوع پر قرآنی آیات کی دوسرے مقامات پر تصریحات کو پیش نظر نہیں رکھتے اور یوں **افلا یتدبرون القرآن** کے مصداق بنے ہوئے ہیں، جسکی وجہ سے ایک طرف تو صحیح مفہوم تک رسائی نہیں ہوتی اور دوسری طرف قرآن میں تضادات کا گمان ہونے لگتا ہے۔ **قرآن مجید اللہ تعالیٰ وتسامی کا قول ہے اور صحیفہ فطرت اس کا فعل، جن میں مطابقت ضروری ہے، آیات قرانیہ میں کوئی تناقض نہیں۔**

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے زیر بحث دو مقالات سے، جو ان کے دو عدد قرآنی دروس پر مشتمل ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے، ادھیڑ عمر کو پہنچنے سے پہلے زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور قیامت کبریٰ سے کچھ پہلے دوبارہ دنیا میں آ کر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم کریں گے، شادی کریں گے اور صاحب اولاد ہوں گے۔ حالانکہ قرآن مجید سے ان باتوں میں سے کسی کی تائید نہیں ہوتی۔ فنائے عالم سے کچھ عرصہ قبل، جس میں نہ جانے کتنے اربوں سال لگیں گے، عیسیٰؑ کے ہاتھوں چند سالہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے خواب دکھا کر اور اس کا انتظار کرا کر مسلمانوں کو فی الوقت ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کی تلقین سے اغیار کو اسلامی ممالک پر دھیرے دھیرے جھوٹ، فریب اور طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کر کے انہیں محکوم بنانے اور ان کے وسائل پر کنٹرول حاصل کرتے چلے جانے کی جرأت ہو رہی ہے۔ جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب مسلمان ممالک متحد ہو کر بزور قوت سپر

پاور امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ مزید تفصیلات کے لئے اس موضوع پر میری کتاب ''ابن مریمؑ'' کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔

محترم جاوید احمد غامدی کو پرویز مرحوم سے شکایت ہے کہ وہ جنوں کو نہیں مانتے، سلیمانؑ کے لشکر میں طیر کے معنے پرندے نہیں لیتے اور نمل کو جس کے معنے چیونٹیاں ہیں ایک قبیلہ کا نام سمجھتے ہیں۔ غامدی صاحب کا کہنا ہے کہ جن ایک معروف لفظ ہے۔ اس معروف لفظ کا معنی المنجد نے ایک پوشیدہ غیر مرئی خیالی مخلوق بتایا ہے۔ قرآن مجید میں ''جن'' بایں معنی استعمال نہیں کیا گیا، بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ''جن'' بھی وہی اناج، سبزیاں اور پھل کھاتے ہیں، جو ہماری خوراک کا لازمی جزو ہیں (1) قرآن میں جنوں کے لئے بھی وہی سزائیں اور انعامات ہیں جو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے مقرر ہیں۔ جنوں کے لئے وہی رسل و انبیاء ہیں جو ہماری ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اور جو سب کے سب بشر تھے۔ اگر جن انسانوں کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہیں تو انکے لئے رسول اور انبیاء بھی جن ہونے چاہئیں۔ قرآن میں جن قوم کے انسان سلیمانؑ کے لشکر میں بطور سپاہی اور افسر شامل تھے اور انکے لئے عمارتیں، قلعے، مجسمے اور برتن بنانے والے مزدور، معمار، مجسمہ ساز۔ لوہار اور

---

(1) اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ الرحمٰن کی آیت 3 اور 4 میں انسان کی تخلیق اور بیان کی تعلیم کا ذکر کر کے آیات 10 تا 12 میں فرمایا و الارض وضعھا للانام o فیھا فاکھۃ و النخل ذات الاکمام o والحب ذو العصف و الریحان o زمین کو (اللہ تعالیٰ نے) خلقت کے فائدے کے لئے رکھا، اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں اور بھس والا اناج اور خوشبودار نباتات ہیں پھر آیت 13 میں فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان : پھر تم (اوپر مذکور انسان کے ہر دو فریق) اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ربکما اور تکذبان، تثنیہ کے صیغے ہیں اس سے انسان کے دو فریق مراد لینے کی تائید آیات 14 اور 15 سے ہوتی ہے۔ آیت 14 میں انسان اور آیت 15 میں جنوں کی پیدائش کا ذکر ہے کہ وہ کیسے بنائے گئے اور آیت 16 میں فبای آلاء ربکما تکذبان کی تکرار ہے۔ آیت 13 میں جن نعمتوں کی تکذیب کے متعلق سوال کیا گیا ہے وہ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے انکا ذکر آیات 11 اور 12 میں ہے۔ یہ نعمتیں انسانوں اور جنوں کے لئے یکساں ہیں۔ اناج، نباتات سبزیاں اور پھل وغیرہ کھیتوں اور باغوں میں کاشت کئے جاتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان کے مالک چھوٹے زمیندار، بڑے زمیندار، جاگیردار، وڈیرے، فوجی افسر، وزراء اور بیوروکریٹ، اسمبلیوں کے ممبر وغیرہ ہوتے ہیں۔ گویا ان میں سے بعض انس اور بعض جن ہیں۔

گھڑیوں کا کام کرتے نظر آتے ہیں۔ جن جنوں نے قرآن سنکر اسکی تبلیغ شروع کر دی تھی وہ انسان یہودی کاہن تھے۔ جو جن سلیمانؑ کے دربار میں ملک کے اصلی باشندوں کی نمائندگی کرتے تھے، وہ انسان ہی تھے، غیر مرئی اور خیالی مخلوق نہیں تھے۔ قرآن مجید اور لغت کے مطابق طائر دو قسم کے ہیں، ایک وہ جسے قرآن نے طائر یطیر بجناحیہ کہا ہے یعنی پرندہ، دوسرا سریع السیر کے معنے میں ہیں۔ سلیمانؑ کے لشکر میں طیو سریع الحرکت فوجی دستوں کے معنی میں ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جاسوسی کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔ ہدہد ایک Intellegence افسر تھا، جس نے سلیمانؑ کو بڑی اہم اور مفید معلومات فراہم کی تھیں اور قاصد کے فرائض بھی سرانجام دیئے تھے۔

''النمل'' کا معنی چیونٹیاں ہے جس طرح مازن کا معنی چیونٹیوں کے انڈے ہے، لیکن یہ دونوں دو قبیلوں کے نام بھی ہیں۔ چیونٹی قوت گویائی سے محروم ہے، جسکی کوئی آواز نہیں۔ لاکھوں چیونٹیاں ایک جگہ جمع ہو کر محو گفتگو ہوں تو آپ انکی کوئی آواز نہیں سن سکتے۔ سلیمانؑ نے انکی آواز کیسے سن لی؟ ایک چیونٹی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سلیمانؑ چیونٹیوں پر یلغار کے لئے لشکر لئے آ رہے ہیں؟ وہ چیونٹی نہیں تھی بلکہ اپنے قبیلہ کی سربراہ تھی۔ اس لئے قرآن مجید میں، اس نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو جو کچھ کہا، اسکے لئے ذوی العقول یعنی انسانوں کے لئے مخصوص صیغے استعمال کئے جیسے ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم۔ چیونٹیوں پر لشکر کشی سلیمانؑ پر بہتان ہے۔ ملاؤں کے نزدیک قرآن مجید کلیلہ و دمنہ اور الف لیلہ و لیلہ جیسی من گھڑت داستانوں کا مجموعہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا:

قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے

اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ سائنس اور ترقی کے موجودہ دور میں بھی ایسے علماء پائے جاتے ہیں جو ایسی ہی جہالت اور توہمات سے پُر باتیں کرتے ہیں، جیسی ملاؤں سے سننے میں آتی ہیں یہ کتاب اسی موضوع پر ہے۔

المفتقر الی اللہ الرحمٰن

عصمت ابو سلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر اسرار احمد کی قرآن فہمی

ایک تنقیدی جائزہ

اس تحریر کا باعث و محرک محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے درس قرآن پر مشتمل دو مقالے ہیں، جو ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' کی جلد 13 کے شمارہ 23 اور شمارہ 26 میں شائع ہوئے اور جن کی کاپیاں مجھے ایک وسیع المطالعہ اور دینی ذوق کے حامل دوست نے فراہم کیں۔

میری محدود معلومات کے مطابق جناب ڈاکٹر اسرار احمد جماعت اسلامی سے منسلک تھے، بعد میں نامعلوم وجوہ کی بنا پر اس سے علیحدہ ہو گئے اور تنظیم اسلامی کے نام سے اپنے متقدیوں پر مشتمل ایک جماعت قائم کی، جس کے وہ آجکل سربراہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے قرآنی درس پاکستان ٹیلی ویژن سے بھی نشر ہوتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایم بی بی ایس ہونے کے ساتھ ساتھ ایم اے اسلامیات بھی ہیں اور ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' انکی تنظیم اسلامی کا ترجمان ہے۔

خاکسار کو ڈاکٹر صاحب کے عیسیٰؑ کے بارے افکار سے پہلی بار آگاہی مذکورہ بالا مقالات پڑھ کر ہوئی۔ انکا پہلا مقالہ سورۃ آل عمران کی آیاتؑ 42 تا 48 اور دوسرا مقالہ سورۃ آل عمران کی آیت 55 کے ترجمہ اور تفسیر پر مشتمل ہے۔

ان دو مقالات کے مطالعہ سے جو تاثر قائم ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے پہلے سے موجود قرآنی تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مفہوم کو اپنے لفظوں میں بیان کر دیا ہے، خود قرآن مجید پر غور و تدبر سے کام نہیں لیا اور نہ ہی متعلقہ موضوع پر قرآن مجید میں وارد دیگر آیات کو پیش نظر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں سیاق و سباق کو بھی نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ سیاق و سباق کی زبردست اہمیت ہے۔

موجودہ تفاسیر اور انکی روشنی میں کیئے گئے تراجم روایات پر مبنی ہیں ۔ یہ تفسیری روایات اکثر و بیشتر وضعی ہیں، جو اس لئے گھڑ کر پھیلائی گئیں کہ مسلمانوں کو قرآن کے حقیقی مفہوم سے دور رکھا جائے، یہ دشمنان اسلام کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی، جو عروج اسلام کے ساتھ ہی شروع کردی گئی تھی، لیکن ابتداء میں زیرزمین چلتی رہی اور اس کے نتائج آہستہ آہستہ رونما ہونے لگے۔ اور بالآخر مسلمانوں کے زوال کا باعث بنے، جو سو سال کے قلیل عرصہ میں ربع مسکون کے ایک بڑے خطہ پر چھا گئے تھے اور وہاں انہوں نے ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ کرتے ہوئے عدل وانصاف کی حکمرانی قائم کردی تھی۔

پہلا مقالہ: پہلے ذیل میں سورۃ آل عمران کی آیات 42 تا 48، انکا ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ اور تفسیر ملاحظہ ہو۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (42) يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (43) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (44) اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ڰ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (45) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (46) قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (47) وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ (48)

ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ: "اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! اللہ نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔ مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔